(۱۷)
چپ ہو گئے یہ کہہ کے شہنشاہِ کائنات | سمجھے یہ سب کہ غش میں ہیں شاہِ نکو صفات
جس وقت باقی رہ گئی کچھ گھڑی وہ رات | تیغِ اجل نے قطع کیا رشتۂ حیات
تڑکا تھا نور کا سفر کر گئے علیؑ
سب شیعہ بے امام ہوئے مر گئے علیؑ

مرثیہ

شہادت جنابِ امیرؑ

(۱)
یارو مہِ صیام کی انیسویں تھی شب | بہرِ نماز صبح گئے سرورِ عرب
اعدا نے اس پہ بھی نہ کیا خوفِ قہرِ رب | مارا امامِ خلق کو سجدہ میں ہے غضب
محراب خون سے کعبۂ اماں کی بھر گئی
شمشیر زہر دار جبیں سے اتر گئی

(۲)
ضربت غضب کی تھی کہ اٹھایا گیا نہ سر | غش ہو گئے زمیں پہ سلطانِ بحر و بر
کانپی زمین و منبر و محرابِ بام و در | ارض و سما سے آتی تھی آوازِ الحذر
دو ٹکڑے دیکھ کر سرِ مشکل کشا علیؑ
اک شور تھا کہ قتل ہوئے مرتضیٰ علیؑ

(۳)
کم تھا وہ گھر کہ جس میں نہ پہنچی ہو یہ صدا | دوڑے گھروں سے لوگ کھلے سر پیادہ پا
دیکھا لہو بھرا جو رخِ شاہِ لافتیٰ | چلائے سب کہ ہائے علیؑ ہائے مرتضیٰؑ
تھے قبلہ رو امام حجازی پڑے ہوئے
سر پیٹتے تھے گرد نمازی کھڑے ہوئے

سن کر یہ غل ہوا دلِ زینب کو اضطراب (۴) چلائی بھائیوں کو بہ بادیدۂ پُر آب
کیسا یہ غل ہے جاؤ تو مسجد تلک شتاب　　صاف آتی ہے صدا کہ ہوئے قتل بوترابؑ
یہ بے سبب نہیں ہے اُداسی جہان کی
للہ جلد لاؤ خبر بابا جان کی

ناگاہ در پہ آکے کسی نے یہ دی صدا (۵) اے اہلِ بیتِ حضرتِ محبوبِ کبریاؐ
بیٹھے ہو کیا اُٹھو کہ قیامت ہوئی بپا　　تلوار شیرِ حق پہ چلی وا مصیبتا
مارا شقی نے بادشہِ مشرقین کو
مسجد میں بھیجو جلد حسنؑ اور حسینؑ کو

یہ سنتے ہی سروں کو لگے پیٹنے حرم (۶) گھر سے علی کے لاڈلے دوڑے بچشمِ نم
منہ پیٹ کر یہ کہتے تھے دونوں کہ ہے ستم　　اماں تو مر چکی ہیں ہوئے بے پدر بھی ہم
بعدِ پدر رسولؐ کے گھر کی صفائی ہے
چھوٹے سے سن میں لُوٹے گئے ہم دُہائی ہے

دونوں ہوئے جو داخلِ مسجد بہ خوف و بیم (۷) محراب میں تھا لوگوں کا اک مجمعِ عظیم
پہنچے ہٹا کے بھیڑ صحن تک جو وہ یتیم　　دیکھا کہ تیغ سے ہے سرِ مرتضیٰؑ دو نیم
کھائیں پچھاڑیں رونے لگے ڈاڑھیں مار کے
ٹپکے زمیں پہ سر سے عمامے اُتار کے

جراح کو بُلا کے دکھایا جو زخمِ سر (۸) بولا وہ دونوں ہاتھوں سے سر اپنا پیٹ کر
سینے تلک تو پھیل گیا زخم کا اثر　　دشوار ہے کہ اب کوئی مرہم ہو کارگر
ابرو کا بے لہو کے بہے زخم بھر چکا
اب کیا علاج زہر تو کام اپنا کر چکا

مارا گیا امامِ زماں وامصیبتا ⑨ آئی ریاضِ دیں پہ خزاں وامصیبتا
زخمی پڑا ہے شیرِ ژیاں وامصیبتا — زخمِ جبیں سے خوں ہے رواں وامصیبتا
پڑھنے دیا نماز نہ طاعت گزار کو
ہے ہے شقی نے قتل کیا روزہ دار کو

ہاں عاشقانِ حیدرؑ و صفدر بکا کرو ⑩ آقا کا اپنے حقِ محبت ادا کرو
رونے میں تم شراکتِ خیرالورا کرو — جی بھر کے آج ماتمِ شیرِ خدا کرو
رخصت ہے روزہ داروں سے ماہِ صیام کی
یہ آخری ہے مجلسِ ماتم امام کی

بستر تک تو غش میں رہے شاہِ کائنات ⑪ نکلی سوائے شکر کے منہ سے نہ کوئی بات
پہنچی اسی مہینہ کی اکیسویں جو رات — تیغِ اجل سے قطع ہوا رشتۂ حیات
پھیلا کے پاؤں کلمہ پڑھا خوش بیان سے
پچھلے پہر کو آپ سدھارے جہان سے

مرثیہ ۹

شہادت جناب امیرؑ

زخمی ہوئے جو حیدرؑ و صفدر نماز میں ① شمشیرِ ظلم چل گئی سر پہ نماز میں
گلگوں ہوئی جبینِ منور نماز میں — سرتا قدم لہو سے ہوئے تر نماز میں
صدمہ ہوا یہ سن کے صغیر و کبیر کو
زخمی کیا ہے مومنوں کے دستگیر کو